احسان دانش کا حمدیہ ونعتیہ کلام

فضل حق فاروقی
اسسٹنٹ پروفیسر اردو، گورنمنٹ دیال سنگھ کالج، لاہور

IHSAN DANISH

AND HIS HAMD-O-NAAT VERSE

Fazal Haq Farooqi
Assistant Professor of Urdu
Govt. Diyal Singh College, Lahore

Abstract

Ehsan Danish was a prominent modern poet of Urdu language. At the beginning of his career his poetry was very romantic but later he composed on laboure and came to be called Shair - e - Mazdur (Poet of the labourers). His poetry appeals to common man. He enjoyed a creative command over both genres of Ghazal and Nazm. He has written more then 80 books and hundreds of articales including poetry, prose, linguistics, philology, autobiographies. Much of his literary work is still un - published. He wrote several Hamds and Naats. Darain and Abr - e Nisa are his well known books on Naat. In this artical Hamds and Naats writen by him have been discussed in detail.

Keywords: حمد، نعت، عبدالعزیز خالد، حافظ لدھیانوی، محمد اعظم چشتی، ساغر صدیقی، مظفر وارثی، احمد ندیم قاسمی، حفیظ تائب

توحید رسالت کا عقیدہ ہمہ گیر ہے اور ایمان کا بنیادی ولازمی جز ہے۔ جہاں تک توحید کا تعلق ہے وہ کسی نہ کسی شکل میں دوسری قوموں میں بھی موجود تھا لیکن رسالت کا جو تصور مسلمانوں کے نزدیک ہے، اس کا سراغ کہیں اور نہیں ملتا۔ مسلمان آنحضرتؐ کو برحق اور ان کی سیرت وزندگی کی پیروی کو اپنا جزو ایمان تصور کرتے ہیں۔ نعت گوئی کا اصل مقصد اللہ کے رسولؐ سے محبت اور ان کے فرمان کی تشریح ہے۔

نعت کی تعریف بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر فرمان فتح پوری لکھتے ہیں کہ: نعت کا لفظ لغوی معنی ہی میں استعمال ہوا ہے لیکن ادبیات اور اصطلاحات شاعری میں نعت کا لفظ اپنے مخصوص معنی رکھتا ہے یعنی اس سے صرف آنحضرتؐ کی مدح مراد لی جاتی ہے، اگر آنحضرتؐ کے سوا کسی دوسرے بزرگ یا صحابی و امام کی تعریف بیان کی جائے تو اسے منقبت کہیں گے، آنحضرتؐ کی مدح چونکہ نثر میں بھی ہو سکتی ہے اور نظم میں بھی اس لیے اصولاً آنحضرتؐ کی مدح سے متعلق نثر اور نظم کے ہر ٹکڑے کو نعت کہا جائے گا، لیکن اردو فارسی میں جب نعت کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو اس سے مراد عام طور پر آنحضرتؐ کی منظوم مدح مراد لی جاتی ہے۔(۱)

عربی، فارسی، اُردو اور دوسری زبانوں کے شعرا نے نعت کی شکل میں حضور اکرمؐ سے اپنی عقیدت کا اظہار بڑی محبت اور چاہت سے کیا ہے۔ نعت کا لفظ شاعری کی کسی ہیئت کی طرف نہیں بلکہ موضوع کی جانب اشارہ کرتا ہے اسی لیے نعت شاعری کی مختلف ہیئتوں مثلاً قصیدہ، مثنوی، غزل، رباعی قطعہ یا مسدس ومخمس وغیرہ میں سے کسی بھی ہیئت میں کہی جاسکتی ہے۔

قیام پاکستان کے بعد اردو نعت نے بہت ترقی کی۔ قیام پاکستان کے بعد جن شعرا نے نعت میں نام پیدا کیا ان میں عبدالعزیز خالد، حافظ لدھیانوی، حافظ مظہر الدین، محمد اعظم چشتی، ساغر صدیقی، احسان دانش، مظفر وارثی، راجا رشید محمود، سرور کیفی، حفیظ تائب، طفیل ہوشیارپوری، عارف عبدالمتین، ریاض مجید، خالد احمد اور احمد ندیم قاسمی کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جہاں تک حمدیہ اور نعتیہ شاعری کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ احسان دانش باقاعدہ نعت گو نہیں تھے پھر

بھی ان کی کسی نہ کسی غزل یا نظم میں ایک آدھ شعر نعت کا ضرور مل جاتا ہے۔ احسان دانش کی شاعری سے اگر ان کے افکار کا جائزہ لیا جائے اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جائے کہ ان کے خیالات ورجحانات اسلام اور مذہب اسلام کے بارے میں کیا تھے تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ وہ ایک سچے اور پاک باز مسلمان تھے۔ان کے کلام میں اللہ رب العزت کی وحدانیت اور اس کے رسولؐ کی حمد وثنا قرآن اور اسلام کی عظمت و برتری کا احساس نمایاں ہے۔ احسان دانش کے عاشق رسول ہونے کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے حافظ لدھیانوی رقمطراز ہیں:

> ''وہ محبِّ وطن پکے مسلمان، راسخ العقیدہ حنفی تھے، پنجگانہ نماز ادا کرنے کے علاوہ تہجد بھی پابندی کے ساتھ ادا کرتے، ان کی جمالیاتی ذوق نے انہیں عرفان ذات کے اعلیٰ مقام پر فائز کر دیا تھا، وہ درویشوں کی عزت اور علما کا احترام کرتے تھے، جب وہ عمرہ ادا کر کے حجاز مقدس سے تشریف لائے تو آستانہ رسالت کی باتیں کرتے ہوئے ان کی آنکھیں نم ہو جاتی تھیں''۔(۲)

احسان دانش کی رسولؐ خدا سے عقیدت اور محبت واحترام کا یہ عالم تھا کہ نعت لکھتے ہوئے ڈر محسوس کرتے تھے کہ کہیں گستاخی نہ ہو جائے۔خالد بزمی لکھتے ہیں کہ: ایک بار ایک شخص نے احسان صاحب سے عام طور پر نعت کم کہنے کا باعث دریافت کیا تو انہوں نے بے ساختہ کہا'' بھائی اس بارگاہ میں لب کشائی سے ڈر لگتا ہے۔(۳)

احسان دانش نے اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا نعتیہ شاعری میں بھی بھرپور انداز سے استعمال کیا ہے۔ احسان دانش حمدیہ اور نعتیہ شاعری میں جذبے اور تخیل کی آمیزش سے نت نئی فضا پیدا کر دیتے ہیں۔حمدیہ اور نعتیہ کلام میں اظہار بیان کے لیے نہایت محتاط رویہ استعمال کرتے ہیں اور بھاری بھرکم اور پُرشکوہ الفاظ سے پرہیز کرتے ہوئے سادہ اور سلیس انداز اختیار کرتے ہیں جن سے ان کا کلام عام فہم اور سہل ہو جاتا ہے اور قاری لطف اندوز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔اپنے مجموعہ کلام ''نوائے کارگر'' میں ''خدا'' کے عنوان سے لکھتے ہیں:

''خدا کی ذات کا منکر خدا کو پا نہیں سکتا نہ جب تک دل سے داغ نا تمامی دور
ہو جائے خدا وہ ہے کہ جس کی عظمت و جبروت کے آگے خود انساں سجدہ کرنے
کے لیے مجبور ہو جائے۔''(۴)

احسان دانش کے اشعار کو پڑھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ احسان خداوند قدوس کو کائنات کی ہر چیز کا خالق و معبود خیال کرتے ہیں۔ ان کے خیال کے مطابق رب العزت کے حکم سے ہی نظام کائنات رواں دواں ہے، اپنی نظم ''وہ'' میں لکھتے ہیں:

وہ جس کی متین آگاہی میں ہر راز نہاں ہستی ہے
وہ جس کے اشاروں پر رقصاں عالم کی بلندی پستی ہے
وہ جسکو سارے عالم میں محبوب شبیہ انساں ہے
اے حرص و ہوا کے متوالے انساں وہی تو یزداں ہے''(۵)

ایک سچے اور پکے مسلمان ہونے کی حیثیت سے احسان دانش خداوند کریم کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے۔ اپنے کلام کے ذریعہ غریب لوگوں کے لیے حوصلہ اور ہمت کا پیغام دیتے رہے، اپنی ایک نظم ''پرستش اور مزدور'' میں اللہ سے شکوہ بڑے ہی خوب صورت انداز سے کرتے ہیں، ملاحظہ فرمایئے:

اے سمیع و بصیر یہ تو بتا — کیوں یہ حادثات روح گداز
ہوں پر ستار تیرے آشفتہ — اور غیروں پہ تیری بارش ناز
بھوک سے جاں بہ لب رہیں مزدور — اور تو منعموں میں جلوہ گر
تو رحیم و کریم ہے لیکن — یہ کرم کا ہے کونسا انداز(۶)

احسان دانش کے کلام میں روحانیت ایمان و یقین کی کیفیت بدرجہ اتم موجود ہے، وہ سچے عاشق رسولؐ تھے۔ احسان دانش کو پیغمبر اسلام سے جو عشق و محبت تھی اس کا اندازہ احسان دانش کی نظم ''پیغمبر اسلام'' کے مطالعہ سے کیا جا سکتا ہے۔ احسان دانش کی یہ نظم پیغمبر اسلام ان کے مجموعہ کلام

''نوائے کارگر'' اور مجموعہ نعت ''ابر نیساں'' دونوں میں موجود ہے۔ چند اشعار ملاحظہ فرمائیے:

یہ تھا دنیا کا عالم' عالم اسلام سے پہلے　　خدا کے نام سے واقف نہ تھے اس نام سے پہلے (۷)

بہادر پتھروں کے سامنے سر کو جھکاتے تھے　　گرج سے کانپتے تھے بجلیوں سے خوف کھاتے تھے (۸)

صحیفوں میں تھی جس کی پیشنگوئی وہ نبی آیا　　پیام حق سنانے خاتم پیغمبری آیا (۹)

لگے اسرار کھلنے رفتہ رفتہ قلب فطرت کے　　جہاں سے چارسو ڈنکے بجے مہر رسالت کے (۱۰)

اس نظم میں احسان دانش دنیا کے لوگوں کی بے چینی و بے قراری کا ذکر کرتے ہیں اور ان عیبوں اور برائیوں کی طرف نشاندہی کرتے ہیں جس میں مخلوق خدا غرق تھی یہی ان لوگوں کی بے چینی اور بربادی کا باعث تھا مگر پھر ایک عظیم ہستی تشریف لائی اور کائنات کی کایا ہی پلٹ گئی:

زمین نے رنگ بدلا آسمانوں پر شباب آیا　　کہ حصے میں خدائی کے خدا کا انتخاب آیا (۱۱)

یتیموں کا معاون دستگیر بیکساں آیا　　امینوں کا امیں راحت نواز دوجہاں آیا (۱۲)

کتاب اس پر وہ اتری ہے جسے قرآن کہتے ہیں　　تمدن کی تدبر کی' وفا کی جان کہتے ہیں (۱۳)

''احسان دانش کا نعتیہ کلام'' میں حفیظ تائب لکھتے ہیں:

> ''قیام پاکستان کے بعد جس موضوع سخن نے سب سے زیادہ ترقی کی وہ نعت رسول ہے۔ اس نظریاتی مملکت میں اسلام اور صاحب اسلام کے ذکر کا فروغ ایک قدرتی اور فطری عمل ہے۔ نعت کے اس فروغ اور ارتقا میں، حضرت احسان دانش کا گراں قدر حصہ ہے، اصل میں نعت سے حضرت احسان دانش کو ذہنی اور قلبی رغبت تھی''۔ (۱۴)

احسان دانش نے ''ابر نیساں'' مجموعہ نعت تخلیق کیا، اس میں حمد اور نعت کے مختلف عنوانات پر 55 نعتیں اور حمد درج ہیں۔

پروفیسر منیر قصوری اپنے مضمون ''حرف حقیقت'' میں لکھتے ہیں:

''مبدا فیاض نے جن نعت کہنے والوں کو نعت کہنے کی توفیق بخشی ان میں ایک

نمایاں نام استادِ فن حضرت احسان دانش کا بھی ہے، یہ نام کسی تعارف کا محتاج نہیں ۔اس نام سے آج بھی ایک زمانہ واقف ہے۔ یہ ایسے قادر الکلام اور عبقری شاعر تھے کہ انہیں غزل اور نظم ہی میں نہیں دیگر اصناف سخن میں بھی ملکہ اور یدطولیٰ حاصل تھا۔''(۱۵)

شاعری کی بنیاد تغزل پر ہے اور یہ حقیقت ہے کہ تغزل کی بلندی ہی کسی بھی شاعر کو عروج کی بلندیوں تک پہنچا دیتی ہے۔غالب اور اقبال کی شاعرانہ عظمت تغزل ہی کی وجہ سے ہے۔احسان دانش نے نعت میں تغزل کو برقرار رکھا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ نعت گوئی میں کسی دوسرے نعت گو سے کسی طرح بھی کم نہیں ہیں۔احسان دانش کی مختلف غزلوں میں نعت کے اثرات بخوبی دیکھے جا سکتے ہیں۔ چند مختلف غزلوں کے اشعار ملاحظہ فرمائیے:

عمل میرے مجھے احسان کیا جنت میں لے جاتے
بھلے کو اس شفیع عاصیاں تک بات جا پہنچی
ممنون ہوں کیونکر نہ تیری چشم کرم کا
اب ہوں میں جہاں، یہ میری اوقات نہیں ہے
آسان نہیں شرع محمد کا تحفظ
منجملہ ارباب وفا ہو بھی سکو گے

احسان دانش جذبہ عشق رسول سے سرشار تھے اور یہ محبت رسول ؐ کا جذبہ ان کے دوسرے تمام جذبوں پر حاوی اور چھایا ہوا ہے۔نعت گوئی میں حقیقت پسندی اور حقیقت مندی دو ایسی عظیم خوبیاں ہیں جس کی وجہ سے احسان دانش کی شاعری آسمانوں کی بلندیوں کو چھوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔احسان دانش نے ابر نیساں کے علاوہ ''دارین'' کے نام سے مسدس کے انداز میں تخلیق کی جس میں 73 شعروں پر یہ کتاب مشتمل ہے اور اس میں مکمل حمدیہ اور نعتیہ اشعار موجود ہیں۔احسان دانش کی کتاب ''دارین'' مسدس کے انداز میں ہے، دارین کے ابتدائی تین حمدیہ بندوں کے بعد چوتھے

بند میں حمد سے گریز اور نعت کی طرف میلان بہت دلکش انداز ہے۔ احسان دانش کی دارین پر تبصرہ کرتے ہوئے پروفیسر حفیظ تائب رقمطراز ہیں:

''انہوں نے ایک طویل شہرآشوب بشکل مسدس بھی لکھا ہے جو ان کی بے پناہ تخلیق قدرتوں اور جدت طرازیوں کا مظہر ہے۔ یہ مسدس جو کتابی صورت میں دارین کے نام سے 1974 میں چھپ گیا تھا انہوں نے صرف ایک رات میں لکھا یہ مسدس تہتر بند پر مشتمل ہے پہلے تین بند حمد باری تعالیٰ میں ہیں چوتھے بند میں حمد سے نعت کی طرف رجوع کرتے ہیں آگے تیس بند خالص نعت میں ہیں''(۱۶)

مولانا الطاف حسین حالی کے شہرہ آفاق ''مسدس'' کے تقریباً سو سال بعد احسان دانش نے یہ مسدس لکھی جو اردو نعت کا ایک اہم سنگ میل ہے۔ احسان دانش کی دارین میں سے چند اشعار درج ذیل ہیں:

اللہ تیری قدرت کامل ہو کیا بیاں	بندے میں یہ مجال، یہ جرات بھلا کہاں (۱۷)
جبرئیل تیرے بعد نہ آیا نہ آئے گا	اب کس کے پاس عرش سے پیغام لائے گا(۱۸)
قرآن تیری کتاب ہے سرچشمہ علوم	باہر نہیں ہیں اس سے وہ ذرے ہوں یا نجوم (۱۹)
پھیلی ہے تیری شمع رسالت سے روشنی	تجھ سے چلا ہے دھر میں آئین مصطفی (۲۰)
تو نے رواج عزم و یقین عام کر دیا	دھو کر دماغ کفر کو اسلام کر دیا (۲۱)

ذیل سے احسان دانش کی مختلف نعتوں سے چند اشعار پیش خدمت ہیں، جس سے احسان دانش کی حمدیہ نعتیہ شاعری کی عظمت وبلندی خیال اور جذبہ محبت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے:

یوں اس گلی میں چشم تمنا سجائی جائے	پلکوں پہ آنسوؤں کی کناری لگائی جائے
دل تو کہتا ہے کہ تیری شان کے شایاں ہو نعت	نطق کو یارا نہیں ہے رحمتہ للعالمین
روز ازل بصیرت کامل ملی تجھے	پیغمبری میں عرش کی منزل ملی تجھے
صورت ملی تو دید کے قابل ملی تجھے	سیرت ملی تو ذات کی حاصل ملی تجھے

☆☆☆☆☆

حواشی

(۱) فرمان فتح پوری (ڈاکٹر) اُردو کی نعتیہ شاعری، الوقار پبلی کیشنز، لاہور 2007ء ص 21

(۲) حافظ لدھیانوی مضمون ''احسان دانش'' مشمولہ ''نقوش عصری نمبر ادارہ فروغ اُردو ستمبر 1982ء ص 559-560

(۳) خالد بزمی ''مضمون 'احسان دانش کی نعتیہ شاعری'' مشمولہ جام نو احسان دانش نمبر کراچی۔ ص 278

(۴) احسان دانش ''نوائے کارگر'' مکتبہ دانش مزنگ، لاہور، س ن ص 35

(۵) ایضا، دردِ زندگی ذیشان بکڈپو، لاہور، س ن ص 7,8

(۶) احسان دانش، نوائے کارگر، مکتبہ دانش مزنگ، لاہور، س ن، ص 146

(۷) احسان دانش ابرِ نیساں مکتبہ، دانش انارکلی، لاہور، 1999 ص 153

(۸) ایضا: ص 154

(۹) ایضا: ص 157

(۱۰) ایضا: ص 159

(۱۱) ایضا: ص 159

(۱۲) ایضا: ص 161

(۱۳) ایضا: ص 162

(۱۴) حفیظ تائب مضمون احسان دانش کا نعتیہ کلام مشمولہ ابرِ نیساں مکتبہ دانش لاہور 1999 ص 37

(۱۵) منیر قصوری پروفیسر مضمون حرفِ حقیقت مشمولہ ابرِ نیساں مکتبہ دانش انارکلی لاہور 1999 ص 2

(۱۶) حفیظ تائب، مضمون احسان دانش کا نعتیہ کلام مشمولہ ابرِ نیساں مکتبہ دانش انارکلی لاہور 1999 ص 47

(۱۷) احسان دانش ''دارین'' دانش اکیڈمی 37 انارکلی لاہور 1974 ص 187

(۱۸) ایضا: ص 24

(۱۹) ایضا: ص 15

(۲۰) ایضا: ص 39

(۲۱) ایضا: ص 40